سوال

(539)ماہ صفر کے آخری بدھ کو چاشت کی نماز پڑھنا یہ خلاف سنت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ملک میں بعض علماء کہتے ہیںکہ ماہ صفر کے آخری بدھ کو ایک نماز پڑھی جاتی ہے جو ضحی کے وقت چار رکعت ایک سلام سے پڑھی جاتی ہے ۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ، سورہ کوثر، سترہ (۱۷) بار، سورۂ اخلاص پچاس (۵۰) بار اور معوذتین ایک ایک بار پڑھتے ہیں ۔ سلام پھیر کر تین سو ساٹھ دفعہ یہ آیت پڑھتے ہیں :

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۲۱ ...یوسف

پھر جوہرۃ الکمال تین بار پڑھ کر آخر میں ایک دفعہ کہتے ہیں :

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۱۸۰ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۱۸۱ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۱۸۲ ...الصافات

اور فقیروں کو کچھ روٹی بھی خیرات کے طور پر دیتے ہیں ۔ اس عمل کی خاصیت یہ ہے کہ صفر کے آخری بدھ کو جو مصیبتںا اور بلائیں نازل ہوتی ہیں ان سے حفاظت ہوتی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ ہر سال صفر کے آخری بدھ کو تین لاکھ بیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں اور یہ سال کا سب سخت دن ہوتا ہے ۔ لیکن جو شخص اس دن مذکورہ بالا طریقے سے مذکورہ بالا نماز پڑھ لے وہ ان تمام بلاؤں اور مصیبتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جو کوئی اس طرح یہ نماز ادا نہ کر سکے ۔ مثلاً بچے وغیرہ تو اسے یہ سورتیں اور آیات لکھ کر گھول کر پلا دی جائیں ۔ ۔ کیا یہ عمل جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال بیان کی گئی نماز کی کوئی دلیل قرآن مجید میں ملتی ہے نہ حدیث شریف میں ۔ اس کا ثبوت صحابہ تابعین میں سے کسی سے ملتا ہے اور نہ بعد کے کسی نیک بزرگ سے ، لہٰذا یہ غلط کام اور بدعت ہے ۔ نبی ﷺ نے فرمایا :

((مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے دین کے مطابق نہیں وہ مردود ہے ۔''

نیز فرمایا:

((مَنْ اَحْدَثَ فِی اَمْرِنَا ہٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں کوئی نیا کام ایجاد کیا جو (دراصل) دین میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

جس نے یہ نماز اور اس کی فرضی فضائل کی نسبت جناب رسول اللہ ﷺ یا کسی صحابی کی طرف کی اس نے بہت بڑا جھوٹ بولا، اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کذابوں کی وہ سزا ملے گی جس کا وہ مستحق ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ